www.emarsiya.com

علم اور عقل

کوئی سورج نہ کوئی چاند نہ ہالہ کوئی

انتساب

میں اپنی یہ کوشش اپنے مخلص مصاحب سید بشارت علی مرحوم ابن سید امید علی مرحوم سے منسوب کرتا ہوں۔

آثر سلطانپوری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

تبصرہ

از صوفی منش درویش صفت مشہور سوز خوانِ مجلسِ حسین پروفیسر سید سبطِ جعفر صاحب کراچی

۹۶ء میں مشہد مقدس میں جس زائر سرائے میں میں ٹھہرا تھا وہیں دو ضعیف العمر مگر شوق زیادت میں جواں عزم افراد جناب سید ابرار حسین آثر سلطان پوری اور ان کی اہلیہ بھی آ کر اطراف مشہد کی زیارت میں ہمارے شریک ہوئے راستے میں باتوں باتوں میں کھلا کہ موصوف مرثیہ گو شاعر ہیں اور ہر سال بعد اختتام ایام عزا اپنے گھر پر ایک مجلس منعقد کر کے اس سال کا نو تصنیف مرثیہ پیش کرتے ہیں اگر چہ ان سے میرا نیاز وتعارف پانچ سال سے زیادہ کا نہیں ہے مگر کئی مرتبہ موصوف کے گھر پر اس سالانہ مجلس میں شرکت سے مشرف ہو چکا ہوں۔ شفیق وخلیق، اصول پسند، خوددار اسلاف کی گراں قدر روایات کا پاسدار، میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ کہنے کے بجائے ایک مخلص عزادار حسینؑ کہنا ہی ساری اخلاقی واصنافی خصوصیات کا احاطہ کر لیتا ہے میں پچھلے سال بوجوہ مجلس میں شرکت نہ کر سکا نئے مرثیئے کا موضوع ''علم اور عقل'' تھا جس کا قلق اس طرح دور ہوا کہ موصوف نے وہ مرثیہ مجھے تبصرے کے لئے بھیج دیا۔ میں اور تبصرہ بہر حال آپ ساتھ دیں تو شاید کچھ لکھ جاؤں۔ عدم کے اندھیرے کا ذکر کرتے ہوئے۔ ع

کوئی سورج نہ کوئی چاند نہ ہالہ کوئی۔ سے چل کر خلقت اول کی پانچ حدیثوں حدیثِ عقل، حدیثِ علم، حدیثِ لوح، حدیثِ قلم اور حدیثِ نور کی روشنی میں یہ۔ علم اور عقل کا انداز سکھانے والے۔ سب محمدؐ ہیں محمدؐ کے گھرانے والے۔ تک پہنچے۔

مرثیہ کیا ہے ایک مسلمان کے لئے یہ سبق ہے کہ اس گھرانے سے علم وعقل نہ لے کر وہ خوار ہے ع۔ بھیک اب مانگتا ہے چین سے امریکہ سے۔ پڑھ کر دیکھئے مزہ آ جائے گا دل سے یہی دعا نکلتی ہے خدا اس انداز کو اور ترقی دے۔ آمین

سید سبط جعفر

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم اور عقل

(۱)

کوئی سورج نہ کوئی چاند نہ ہالہ کوئی نہ کسی چرچ کا چرچا نہ شوالا کوئی
نور بے طورِ تجلّی نہ اُجالا کوئی حُسن بے عشق نہیں چاہنے والا کوئی
نور کیا جسکے نہ جلوونکو سراہا جائے
حُسن ہی کیا نہ جسے ٹوٹ کے چاہا جائے

(۲)

قبل ہونے کے تھا ہستی پہ عدم کا سایہ غیب میں آپ ارادوں کا لئے سرمایہ
کُن فکاں سے جو ارادوں نے پلٹ دی کایا عقل نے پہلے پہل مژدۂ ہستی پایا
نیستی رہ نہ گئی جہل پناہی کے لئے
شہر آباد ہُوا علمِ الٰہی کے لئے

(۳)

عرش پر کُھل گئی دانشگہِ ربِّ اکرم ضبط تحریر میں لانے لگا دستور قلم
لوح پر آیتیں اُبھریں متشابہ محکم آشکارہ ہوئے جو راز تھے مالم یعلم
حرف و حرکت کا ہر انداز دکھا کر بھیجا
پورا قرآن محمدؐ کو سکھا کر بھیجا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

اُن محمدؐ کو سمجھنے لگی دنیا امّی
کرتے زانوئے ادب تہ انہیں دیکھا نہ کبھی
متن پڑھتے نہ ہجا لفظوں کی کرتے دیکھی
کہیں سیکھی نہ کتابت نہ سنبھالی تختی
امّی کہتے تھے یہ ہم سے بھی سوا امّی ہے
کیا نبی مان لیں اس کو جو نرا امّی ہے

(۵)

ایسے امّی کو چنا علم سکھانے کے لئے
واہبِ قبلِ ازل بعدِ ابد بڑھنے دئے
جمع اک ذات میں عقل و قلم و لوح کئے
علم اس ذات کو کہئے کہ محمدؐ کہئے
نورِ اوّل بھی وہی ذات ہے سبحان اللہ
کیا حسیں جلوۂ حسنات ہے سبحان اللہ

(۶)

اولیّت کے حوالے سے ہیں جو نام بہم
سب شرف میں ہیں برابر نہ کوئی بیش نہ کم
عقل ہو علم ہو یا لوح ہو اوّل کہ قلم
پرتوِ نورِ محمدؐ ہیں محمدؐ کی قسم
رازِ نورِ شہِ ابرار کا کیا جانے کوئی
ماجرا عالمِ انوار کا کیا جانے کوئی

(۷)

کب سے یہ نور کہاں ہے تو یہ خالق ہے علیم
بے محمدؐ کے جہاں پہلے سے ہو نورِ قدیم
ہو کے حادث ہے وہیں نورِ محمدؐ بھی مقیم
خود تھا پہلے سے محمدؐ کو بھی دیدی تقدیم
ہم کو کیا سامنے عاشق کے جو معشوق رہے
کیا یہ کم ہے جہاں خالق وہیں مخلوق رہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸)

علم خالق ہے تو آغاز قدیمانہ ہے   علم مخلوق تو ماحول علیمانہ ہے
لہجۂ قرأتِ آیات رحیمانہ ہے   تزکیہ کرتا ہوا خلقِ عظیمانہ ہے
اِن کی تعلیم کتاب اُس کی تو حکمت اِن کی
کیا ہے قرآن فقط صورت و سیرت اِن کی

(۹)

علم عادات کا زیور ہے طبیعت کا بناؤ   علم تحسینِ نظر علم بصارت کا سجاؤ
علم فطرت کی مدارات ادب کا برتاؤ   علم آدمؑ کی جبلّت بشریّت کا سبھاؤ
آمد ورفت میں ڈھلتی ہوئی زنجیر ہے علم
ماضی و حال کی منہ بولتی تصویر ہے علم

(۱۰)

علم اول، عَلَمِ عصمتِ عظمیٰ زہراؑ   عقل اوّل تو علیؑ نفس علیؑ الاعلےٰ
لوحِ اول تو حسنؑ آئینہء قدر وقضا   قلم اول تو نصیبوں پہ حسینی قبضہ
وہ قلم فِطرسِ بے پر کو ملے پر جس سے
سات بیٹے ہوئے راہب کا مقدر جس سے

(۱۱)

شہر وہ، علمِ الٰہی کا جہاں جلوہ ہے   علمِ مَاکَانَ وَمَایَکُن کا آئینہ ہے
ہر خدا والا اسی شہر کا باشندہ ہے   شہر تو علم کا ہے عقل کا دروازہ ہے
علم قرآن ہے معراج کا مینارہ ہے
عقل معراج سے اِعراف کا نظّارہ ہے

www.emarsiya.com

(۱۲)

علم کا شہر محمدؐ ہیں علیؑ دروازہ چمنستانِ فراست کی بہارِ تازہ
صبحِ ایجاد کے عارض پہ یقیں کا غازہ علم اور عقل کا خلقی ابدی شیرازہ
کب ہوا اپنا لہو اپنے اَب وجد کا لہو
ہاں فقط خون علیؑ کا ہے محمدؐ کا لہو

(۱۳)

آنے والوں نے در و شہر کا دیدار کیا خود کو خود بینوں نے خود نقش بدیوار کیا
کیا ملے شہر سے جب در ہی کا انکار کیا عقل سے بیر تھا اب علم کو بیزار کیا
علم نے عقل کو تعلیم کیئے باب ہزار
اس نے ہر باب سے خود کھول لئے باب ہزار

(۱۴)

چاہا حیدرؑ نے رہے علم مسلمانوں میں قوم پیچھے نہ ہو تہذیب کے میدانوں میں
روشنی سے تو بڑی چاہ تھی پروانوں میں شمع کے بعد اندھیرا ہوا ایوانوں میں
جو محمدؐ نے دیا اس پہ گزارہ نہ کیا
علم حیدرؑ سے ملے دل نے گوارہ نہ کیا

(۱۵)

پائیں اصحاب سے یا آلِ پیمبرؐ سے ملے بوہریرہ سے ملے علم کہ حیدرؑ سے ملے
عقل کو دخل نہیں دین کسی گھر سے ملے کلِمہ گوئی کا حق، حق ہے کسی در سے ملے
یوں گیا گزرا مسلمان ہوا دنیا سے
بھیک اب مانگتا ہے چین سے امریکہ سے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۶)

ابن حیّان تھا اک حضرت صادقؑ کا غلام کیمیا کے اسے قانون سکھاتے تھے امام
کلیے ایک رسالے میں لکھے اس نے تمام وہ لکھا لے گئے اسپین کو اہلِ اسلام
عقل جب تھک گئی اس علم کا گُر پانے میں
ناسمجھ ڈال گئے ایک کتب خانے میں

(۱۷)

اندلس سے وہ رسالہ لگا انگریز کے ہاتھ علم و حکمت کا خزانہ لگا انگریز کے ہاتھ
عقل و دانش کا دفینہ لگا انگریز کے ہاتھ پورا سائنس کا خاکہ لگا انگریز کے ہاتھ
نت نئی آج جو سائنس کی سوغاتیں ہیں
اسی چھوٹے سے رسالے کی بڑی باتیں ہیں

(۱۸)

عقل سے کاش مسلمان نہ بھاگے ہوتے خواب، خرگوش کو تھا خوب، یہ جاگے ہوتے
ہوتیں ان کی کلیں ہر قوم کے دھاگے ہوتے اختراعات کے میدان میں آگے ہوتے
ان کی دنیائے تمدّن میں اقامت ہوتی
ہر کہیں ان کی اذاں ان کی امامت ہوتی

(۱۹)

علم ہی علم ہے ہم کہتے ہیں جس کو اسلام عقل ہی عقل ہے اسلام کہے جس کو امام
اس امامت ہی پہ قائم ہے زمانے کا نظام ان اماموں ہی میں کونین مسخّر ہے تمام
چھوڑ کر ان کو کسی ہاتھ کو کیا مل جائے
ان سے رہئے نہ سک تو خدا مل جائے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۰)

ہوگئے جبکہ شہیدِ سمِ انگور رضاؑ ہوا نو سال کا فرزند امام دوسرا
از قضا ہوگئے مامون و محمدؑ یکجا علم اور عقل پہ دشمن تھا مگر ریجھ گیا
پردۂ قتلِ رضا چاہئے قاتل کے لئے
بیٹی اک اور پلی ہے اسی منزل کے لئے

(۲۱)

آ کے مامون سے عباسی بزرگوں نے کہا امِّ فضل آپ کی اک بیٹی تھی اے مرد خدا
آپ کو اس کا ملا زوج علیؑ موسیٰؑ سب عیاں ہے زن و شوہر میں جو برتاؤ رہا
ایک نو سالہ محمدؑ ہے علیؑ کا فرزند
جس کو بو طالبی کہتے ہیں نبیؐ کا فرزند

(۲۲)

اس محمدؑ پہ سنا آپ کی ہے نیک نگاہ دوسری آپ کی اک بیٹی جو ہے غیرت ماہ
چاہتے ہیں اسی کم عُمر سے اس کا کریں بیاہ ساس سوتیلی ہو اسکی سگی ہمشیرہ واہ
کسی شوہر کو کہاں بیوی نے پالا ہوگا
کیا گزر ہوگی اگر باپ سا بیٹا ہوگا

(۲۳)

آپ کو کیا بنو عباس میں لڑکے نہ ملے آل عمران سے دو بار جو داماد لئے
جیسے اصحاب نے جوڑے تھے نبیؐ سے ناتے آپ بھی جوڑتے ہیں بیٹیاں دے کر رشتے
وہ پیمبرؐ تھے صحابہ کی بڑھی تھی عزت
جاں بھی بخشیں نہ یہ بو طالبی کیسی عزت

Scanned with CamScanner

(۲۴)

بولا مامون کسی ذات سے مجھ کو نہیں پیار چاہئے علم فقط مجھ کو ہے عالم درکار
کوئی عباسی ہو بوطالبی ہو نیک شعار افضلُ العلم ہے دامادی کا میری حقدار
سیمینار ایک بپا عالموں کا کل ہوگا
مجلسِ علم میں اب مسئلہ یہ حل ہوگا

(۲۵)

آلِ اطہار پہ یورش کی کوئی حد بھی ہے اک سپاہِ علما پیش محمدؐ بھی ہے
اُن میں الجھاؤ بہت عقل ندارد بھی ہے اِن کے سلجھے سے جوابات میں آمد بھی ہے
مسئلے سخت سہی کردے پانی، جیسے
ہوں یہ افلاک و زمیں ہاتھ کی انگلی جیسے

(۲۶)

پوچھنے کے لئے ملتا نہیں اب کوئی سوال سوچتے سوچتے جب ہوگئے عالم بے حال
بولا مامون ہوے طنطنے والے تو نڈھال چاہتا ہوں کہ کھلے علم میں کِس کو ہے کمال
آپ کچھ پوچھیں تو شائد کوئی ڈانڈا پھوٹے
مبلغ علم کا نادانوں کے بھانڈا پھوٹے

(۲۷)

بولے حضرت کہ سوال ایک مرا علم کے نام مدّعی علم کے یہ صاحبِ زوجہ ہیں تمام
آتے رہتے ہیں زن و مرد کو ایسے بھی مقام کبھی زوجہ ہے حرام اور کبھی شوہر ہے حرام
لایئے کوئی مثال ایسی جو شارح ہوجائے
کہاں حلّت کہاں حرمت ہے یہ واضح ہوجائے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۸)

اہلِ دانش پہ پڑا سنتے ہی دورہ تپ کا مفت تنخواہ اٹھانے کا لگا تھا لپکا
شانہ نائب کا امیرُ العلماء نے تھپکا طفل کے سر میں کہاں سے یہ سوال آ ٹپکا
لفظ محکم ہیں کہ مفہوم بدلتے نہ بنے
نوکری گُڑ بھری ہنسیا ہے نگلتے نہ بنے

(۲۹)

غور ہر اک نے کیا خوب سا تنہا تنہا مل کے سب بیٹھے بھی، سر جوڑ کے شوریٰ بھی کیا
ہو کے مایوس امیرُالعلماء نے یہ کہا آپ جیتے یہ گروہِ علما ہار گیا
اب تھی تمثیل سے حضرت کی شریعت واضح
مرد و عورت پہ ہوئی حلت و حرمت واضح

(۳۰)

بولے حضرت یہ ہیں اسلام کے ارکان رکیں جن کے ابرو کے اشاروں میں ہے جمہور کا دیں
میں تو ہوں طفل یہ بارِ لیش شریعت کے امیں چھوٹا منہ اور بڑی بات نہ ہو جائے کہیں
کیا کہوں سوزنِ دانش میں یہی ڈورے ہیں
علم رکھتے ہیں مگر عقل سے سب کورے ہیں

(۳۱)

علم پاکیزگیِ فکر و نظر دیتا ہے وسعتِ ظرف کو دانائی سے بھر دیتا ہے
ذہن کو معرفتِ عیب و ہنر دیتا ہے عقل کو کیفیتِ شے کی خبر دیتا ہے
علم کو ماہیّتِ ثقل کہا جاتا ہے
حق رسی کو عملِ عقل کہا جاتا ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۲)

عقل موجود میں غائب کی خبر رکھتی ہے　　یہ اندھیروں سے اجالوں پہ نظر رکھتی ہے
ظلمت شب میں سپیدائے سحر رکھتی ہے　　آج کے آئینے میں کل کا بشر رکھتی ہے
عقل حالات کا جادہ ہی نہیں منزل ہے
عقل انسان کے ہر کام کا مستقبل ہے

(۳۳)

راستی جس میں ہے وہ اسوۂ فطرت ہے عقل　　فیصلے جس سے ہوں حق پر وہ بصیرت ہے عقل
ایک مجموعۂ قانونِ شریعت ہے عقل　　علم دانندگیٔ امر ہے حجت ہے عقل
عقل انسان کو سجدے میں جُھکا لیتی ہے
عقل رحمٰن سے جنّت کی عطا لیتی ہے

(۳۴)

عبد و معبود کے مابین عبادت ہے عقل　　جیسے پابندیٔ احکامِ رسالت ہے عقل
ہاں اولو الامر کی ویسی ہی اطاعت ہے عقل　　مستقل رابطۂ کثرت و وحدت ہے عقل
معرفت رب کی جو ہو نفس کی اپنی پہچان
معرفت نفس کی ہوجاتی ہے رب کی پہچان

(۳۵)

قلم و لوح رخِ علم کتابی ہوجائے　　چہرۂ مصحفِ مکنون جمالی ہوجائے
علم سے عقل ملے علمِ لدنّی ہوجائے　　علم بولے تو علیؑ، چپ ہو تو مہدیؑ ہوجائے
علم اور عقل کے اَسرار بتانے والے
سب محمدؐ ہیں محمدؐ کے گھرانے والے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۶)

ایک رحمت ہے رحیمی کے وسیلے چودہ　　نورِ لولاک لما ایک ہے جلوے چودہ
ایک قرآن کا بیڑا ہے سفینے چودہ　　علم اور عقل کے تابندہ ستارے چودہ
چودہ قالب جو یہ یکجان نظر آتے ہیں
سب محمدؐ ہی کی پہچان نظر آتے ہیں

(۳۷)

کلمہ گویو انہیں چودہ کے اصولوں میں ڈھلو　　ان کے گل بن کے کھلو ان کے ثمر بن کے پھلو
پاؤں پر ان کے جبین و لب ورخسار ملو　　کیا بھٹکتے ہو رہِ آلِ محمدؐ پہ چلو
اول و آخرِ مقصود یہی جادہ ہے
جادۂ مرضیٔ معبود یہی جادہ ہے

(۳۸)

صحنِ مسجد میں وہ بیٹھے ہیں رسولِ عربی　　ایک ہرنی بھی ہے قدموں میں نبیؐ کے بیٹھی
ہوگئی دیکھ کے منظر متحیّر ہرنی　　اس کے بچّوں کو کھلائیں جگر و جانِ نبیؐ
شاہزادوں میں ہیں کھوئے ہوے جیسے بچّے
ایسے مانوس تو مجھ سے نہیں میرے بچّے

(۳۹)

دفعتاً بندھ گیا حسنینؑ کی آنکھوں میں سماں　　شام کا ایک خرابہ ہے مثالِ زنداں
درِ زنداں پہ ہیں بیٹھے ہوئے عابدؑ نالاں　　بیڑیوں ہتھکڑیوں طوق وسلاسل میں نہاں
کوئی اک ہرنی لئے راہگزر سے گزرا
وہیں بیٹھے ہوے عابدؑ تھے جدھر سے گزرا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۰)

رک کے ہرنی نے یکا یک کیا عابدؑ کو سلام پاؤں کو چوم کے کچھ کرنے لگی ان سے کلام
دُرّہ لے کر بڑھا وہ شخص تو بولے یہ امامؑ تازیانوں سے مری پُشت تو زخمی ہے تمام
اور درّہ میں سہوں مار نہ بیچاری کو
کچھ مری سن تو کہوں مار نہ بیچاری کو

(۴۱)

متوجّہ ہوا صیّاد تو بولے سجّادؑ آج دو بچوں سے خالق نے کیا تھا اسے شاد
کچھ ضرورت سے جو نکلی تو پڑی یہ افتاد بچے بے دودھ کے اب تک ہیں پڑے اے صیّاد
ایک ساعت کو اسے چھوڑ دے میں ضامن ہوں
پھر ملے گی یہ پلٹ کر تجھے میں ضامن ہوں

(۴۲)

بولا صیّاد پلٹنے کی بھی کیا خوب کہی قید ہونے کے لئے آئے گی کیا خود ہرنی
آپ جو کہتے ہیں وہ بات تو ہے انہونی ہاں مگر بات میں رد کرتا نہیں قیدی کی
چھوڑتا ہوں مرا اللہ تو راضی ہوگا
آپ سچّے ہیں تو نقصاں بھی نہ کوئی ہوگا

(۴۳)

ہرنی پہنچی تو پڑے خاک پہ بچّے پائے ڈھونڈی محفوظ جگہ ان کی سکونت کے لئے
بھر دیئے پیٹ تو معصوم خدا کو سونپے یاس سے تکتی چلی وعدہ کا ایفا کرنے
بولے سجّادؑ کہ لے آگئی ہرنی کو سنبھال
گھر کو جا دیر ہوئی بچّوں کو بیوی کو سنبھال

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۴)

بولا صیّاد کہ جاؤں گا مگر ایسے نہیں آپ ہیں کون بتا دیں تو ہو دل کو تسلیں
حکمِ انسان میں حیوان ہیں ایسے بھی کہیں آپ کہنے لگے ماں بھوکی نہ مر جائے یہیں
بچے تنہائی میں مرجاتے ہیں یا جیتے ہیں
تیرے فرزند تو پانی بھی نہیں پیتے ہیں

(۴۵)

تیری بیوی ہے کھڑی در پہ پریشان وحزیں بولا صیّاد مجھے غیب انہیں علم و یقیں
خلق محکوم خلائق سے یہ اخلاق حسیں صاف اوصافِ امامت کے ہیں کچھ اور نہیں
آقا شبیرؑ مگر وہ تو مدینے میں ہیں
یہ بزرگ اور کوئی ان کے قبیلے میں ہیں

(۴۶)

جاکے نزدیک یہ صیّاد نے حضرت سے کہا آپ کے نام پر اس ہرنی کو آزاد کیا
کیا یہ سمجھوں کہ مدینہ ہے وطن حضرت کا بولے سجّادؑ کہ ہاں بھائی وہیں رہتا تھا
بولا صیّاد وہیں ہیں مرے آقا شبیرؑ
روکے حضرت نے کہا ہاں میرے بابا شبیرؑ

(۴۷)

گر کے قدموں پہ پکارا کہ علیؑ ابن حسینؑ آپ سجّاد کے سردار ہیں عبّاد کے زین
ہیں کہاں قاسمؑ و اکبرؑ دل و جان حسنینؑ ہے کہاں قوّتِ بازوئے امام کونین
آپ کیوں قید ہیں مجھ کو تو یہ حیرانی ہے
بولے سجّادؑ کہ فانی ہے جہاں فانی ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۸)

تجھ کو معلوم ہے شبیرؑ کا دشمن تھا یزید اور بیعت کریں اس کی، یہ تھا بابا سے بعید
چپ رعیت ہوئی ہونے لگے جب ظلم شدید کربلا میں ہوئے بابا معہ اصحاب شہید
قتل و غارت سے جو افراد بچے قید ہوئے
تپ سے معذور تھے ہم جیتے رہے قید ہوئے

(۴۹)

ہرنی اک نام پہ سجادؑ کے آزاد ہوئی گھر گئی دیر سے بچھڑے ہوئے بچوں سے ملی
ہرنی اک وہ بھی تھی قدموں میں نبیؐ کے بیٹھی اٹھی گھر کو چلی بچے نظر آئے ٹھہری
دیکھا حسنینؑ نے ہرنی کو سماں ٹوٹ گیا
قید سے رابطۂ سوزِ نہاں ٹوٹ گیا

(۵۰)

دیکھا ماں چھٹتی ہے آنسو ہوئے بچوں کے رواں مامتا جوش میں آئی تو تڑپنے لگی ماں
بے زباں روئیں تو حسنینؑ کو آرام کہاں چھوڑے شہزادوں نے بچے ہوئی فطرت حیراں
دکھ سے اک گھر تھا، سب کو ہی چھڑانے والا
ہائے عابدؑ کا نہیں کوئی چھڑانے والا

(۵۱)

ان اسیروں میں کئی ایسی بھی مائیں تھیں اثر اونٹ پر بیٹھی تھیں جو گود میں بچے لے کر
پسِ گردن سے بندھے ہاتھ سنبھالیں کیونکر دوڑتے اونٹوں سے گر جاتے تھے بچے اکثر
مامتا چیختی سرعت سے نکل جاتی تھی
زندگی موت کی ٹاپوں سے کچل جاتی تھی

Scanned with CamScanner